بحث و نظر

نبی اکرمؐ کی صاحبزادیاں

(ادارہ)

ٹیلی وژن کے ایک پروگرام میں چند ہی روز پہلے یہ بات نشر ہوئی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صلبی صاحبزادی ایک ہی تھیں ــــ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا ـ بقیہ تین بہنیں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلے شوہر سے تھیں۔

یہ بات نشر ہوئی اور محفلوں کا سرمایۂ بحث بن گئی۔ بے شمار ایسے لوگوں نے اسے سُنا جو نہ دین کا علم رکھتے ہیں، نہ نبی اکرمؐ کے بزرگوں، اقرباء اور ازواج و اولاد کے بارے میں ضروری معلومات رکھتے ہیں۔ ہزاروں نوجوانوں اور بچوں اور عورتوں کے ذہن میں یہ "درس" جڑ پکڑ گیا ہوگا۔ کئی لوگ ایک دوسرے سے اس بارے میں سوال کرتے ہیں۔

قومی ذرائع ابلاغ، خصوصاً ٹیلی وژن کے کارپردازوں کو دو باتوں کا خیال رکھنا چاہیے ایک یہ کہ جو بھی دینی یا تاریخی یا سوانحی امور بیان کیے جائیں وہ اس حد تک تحقیق شدہ ہوں کہ انہیں معروف اور متداول سمجھا جا سکے۔ دوسرے یہ کہ پاکستانی مسلم معاشرے کی اکثریت کے نقطۂ نظر سے اس کے جذبات کو ایک طرف رکھ کر کسی انوکھی اور متنازعہ بات کو عوام کے ذہنوں میں ایسے حتمی انداز سے نہیں ٹھونسنا چاہیے کہ وہ یہ سمجھیں کہ یہی حقیقتِ قطعی ہے۔

اگر کسی خاص اقلیتی گروہ کا نقطۂ نظر کسی معاملے میں پیش کرنا ہو تو واضح طور پر اس کی نسبت سے بیان کرنا چاہیے اور دوسری طرف کا اکثریتی نقطۂ نظر بھی واضح کر دینا چاہیے۔ کسی اقلیتی گروہ کے اختلافی نقطۂ نظر کا ایک مسلمہ ملی حقیقت کی حیثیت سے سامنے لانا عام لوگوں کا ذہنی استحصال

ہے ۔ یہ سمجھ کر کہ وہ ٹیلی وژن کے حکومتی ادارے کے قابو میں آئے ہوئے ہیں، لہٰذا اُن کے ذوقِ تفریح پسندی سے فائدہ اُٹھا کر ایسی باتیں ان پر ٹھونس دی جائیں جو ان کے مسلک سے ٹکراتی ہیں ۔ یہ بڑی زیادتی ہے ۔ یوں تو یہ زیادتی ٹیلی وژن کے ثقافتی اور تفریحی پروگراموں میں بھی مختلف صورتوں میں کی جاتی ہے ، مگر دینی اور ملی اُمور کے سلسلے میں ایسا رویہ بہت زیادہ افسوسناک ہے ۔ ہماری رائے بہرحال یہی ہے کہ فرقہ وارانہ سطح کے مباحث سرے سے نہ اُٹھائے جائیں ۔

اس طویل تمہید کے بعد ہم اصل مسئلے کو لیتے ہیں ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں صاحبزادیوں کے متعلق اکابر اہل سنت کا ہی نہیں ، بزرگانِ اہل تشیع کا بھی اجماع ہے[1] ۔

ایک مومن کے لیے تو بات اسی پر ختم ہو جاتی ہے کہ صریح نص قرآنی میں حضورؐ کی بنات کے لیے جمع کا صیغہ (تین یا تین سے زائد کے لیے) استعمال ہوا ہے ۔ سورۂ الاحزاب کی آیت ۵۹ میں بات "یا یھا النبی" سے شروع ہوتی ہے اور کہا گیا ہے کہ قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین ...... الخ ۔ ازواجک بھی جمع ہے ، بناتک بھی جمع ہے اور نساء المومنین بھی جمع ہے ۔ ازواج ، بنات اور ازواج المومنین کے ایک گروہ میں دوسرے کو شامل نہیں کیا جا سکتا ، کیونکہ قرآن نے انہیں الگ الگ کر دیا ہے ۔ اگر "بناتک" میں کوئی نکتہ طرازہ جمع برائے تعظیم شمار کرے کہ واحد کی تکریم کے لیے جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے تو پھر یہی بات ازواج پر بھی منطبق ہوگی اور یہی نساء المومنین پر بھی ۔ کیونکہ تینوں میں فرق کرنے والی کوئی چیز

[1] خوش قسمتی سے مولینا عبدالمالک صاحب شیخ الحدیث سے اس مبحث پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے ایک نہایت قابلِ قدر تحقیقی کتاب سامنے آئی جس کا نام "بنات اربعہ" ہے اور جسے مشہور عالم مولانا محمد نافع (مولف "رحماء بینھم") نے بڑی خوب صورتی سے قلمبند کیا ہے ۔ اُردو میں یہ تحقیقی کام بڑا قابلِ قدر ہے اور مولینا محمد نافع تجزیۂ مسائل اور ان کی تفہیم کے لیے ایسے اسلوب سے کام لیتے ہیں کہ معمولی تعلیم یافتہ آدمی بھی بات سمجھ لیتا ہے ۔ ہمارے کام میں آسانی ہوگئی کہ براہِ راست عربی کتب سے حوالے جمع نہیں کرنے پڑے ، بلکہ تیار مواد سے استفادہ کرکے یہ مضمون لکھا گیا ۔ (ن ۔ ص)

موجود نہیں۔ پھر اصول یہ ہے کہ نص سے اگر کوئی صریح مفہوم سامنے آجائے تو پھر کوئی دوسرا استنباطی مفہوم اخذ کر کے اس کی جگہ نہیں لیا جا سکتا۔

آیئے علمائے انساب کی شہادتیں دیکھیں۔

۱۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ (ترجمہ) نبوت سے پہلے مکہ شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آپ کے پہلے فرزند قاسم پیدا ہوئے اُن کے ساتھ آنجناب کی کنیت ابو القاسم جاری ہوئی۔ پھر جناب کی صاحبزادی زینب پیدا ہوئیں، پھر صاحبزادی رقیہ، پھر فاطمہ، پھر ام کلثوم، پھر اسلام کے دور میں آپ کے صاحبزادہ عبداللہ متولد ہوئے۔ انہی کو طیب و طاہر کہا جاتا ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔ اس ساری اولاد کی والدہ ماجدہ سیدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد (رضی اللہ عنہا) ہیں۔

۔ طبقات ابن سعد جلد اول قسم اول۔ ص ۸۵۔ تحت ذکر اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتسمیتہم۔

۔ طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۱۵۶۔ تحت ذکر عدد ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۔ قدیم علمائے انساب میں سے المصعب زبیری (م ۲۳۶ھ) نے لکھا کہ (ترجمہ) حضرت خدیجہ بنت خویلد کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو صاحبزادے ایک القاسم اور ایک طاہر و طیب عبداللہ۔ بعد از نبوت پیدا ہوئے۔ صغر سنی میں ہی وفات پا گئے۔ فاطمہ، زینب، ام کلثوم اور رقیہ بھی پیدا ہوئیں۔ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)۔

۔ نسب قریش۔ للمصعب زبیری۔ تحت ولد اسعد بن عبد العزیٰ۔

۳۔ ابو جعفر بغدادی (۲۴۵ھ) فن نسب کے ماہر ہیں۔ اپنی مشہور تصنیف المحبر میں لکھتے ہیں (ترجمہ) جناب رسول کریم کے ہاں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض سے

القاسم، زینب، ام کلثوم، فاطمہ اور عبداللہ (جن کا نام الطاہر والطیب ہے) پیدا ہوئے[1]

ــــ کتاب المحبر ص ۹۷ ۔ تحت ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ طبع اول ۔ دکن

۴ ــــ فنِ انساب کے ایک اور عالم ابن قتیبہ دینوری (م ۲۷۶ھ) لکھتے ہیں۔

(ترجمہ) سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد شریف حضرت خدیجہؓ سے ہوئی تھی: ابوالقاسم، انہی کے نام سے آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی، طاہر و طیب، فاطمہ، زینب، رقیہ اور ام کلثوم ــــ صاحبزادہ ابراہیم ماریہ قبطیہ سے تھے۔ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)۔

ــــ المعارف ۔ ابن قتیبہ ۔ ص ۶۱ ۔ تحت اولاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۵ ــــ تیسری صدی کے عالم انساب احمد بن یحییٰ بلاذری (م ۲۷۹ھ) تحریر فرماتے ہیں۔ (ترجمہ) خدیجہ سے آنجناب کے صاحبزادے قاسم بن رسول اللہ پیدا ہوئے۔ اس کے بعد حضرت کی صاحبزادی زینب متولد ہوئیں۔ پھر خدیجہ سے آنجناب کی صاحبزادی رقیہ پیدا ہوئیں۔ بعد ازاں خدیجہ سے آنجناب کی صاحبزادی ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ آخر میں حضرت خدیجہ کے بطن سے فاطمۃ الزہرا پیدا ہوئیں (بلاذری نے سب کے احوال کی تفصیل درج کی ہے)

ــــ کتاب انساب الاشراف ۔ جز ۱ ۔ ص ۳۹۶، ۳۹۷ ــــ ۴۰۱، ۴۰۲ تحت ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم و ولدہ۔

۶ ــــ اب ابن حزم اندلسی کی شہادت بھی ملاحظہ فرمائیں:

(ترجمہ) نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چار صاحبزادیاں تھیں۔ زینب سب سے

---

[1] غالباً کاتب یا ناقل کی ایک فروگذاشت ہے کہ حضرت رقیہ کا نام چھوٹ گیا ہے۔ لیکن اسی مصنف کی اسی کتاب میں ص ۴۰۶ پر بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں حضرت رقیہ کا نام موجود ہے۔

بڑی تھیں، ان کے بعد رقیہ، ان کے بعد فاطمہ، ان کے بعد ام کلثوم، آنجناب کی تمام اولاد ابراہیم کے بغیر خدیجۃ الکبریٰ سے تھی۔

— جمہرۃ انساب العرب۔ ص ۱۶۔ تحت ہذا النسب عبداللہ بن عبدالمطلب۔

اب ذرا ہمارے شیعہ بزرگوں اور اکابر کی شہادتیں بھی ملاحظہ ہوں:

۱— اصول کافی وہ کتاب ہے جسے امام غائب کی تصدیق حاصل ہے۔ اس کے مصنف محمد یعقوب کلینی رازی لکھتے ہیں:

(ترجمہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ کے ساتھ نکاح کیا۔ اس وقت آنجناب کی عمر ۲۰ سال سے زیادہ تھی۔ پھر خدیجہ سے جناب کی اولاد بعثت سے پہلے یہ پیدا ہوئی: قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم اور بعثت کے بعد آپ کی اولاد طیب طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئیں۔ (رضی اللہ عنہم)

— اصول کافی ص ۲۷۹۔ کتاب الحجۃ، باب مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم طبع نولکشور۔

۲— مرأۃ العقول شرح اصول (عربی) از ملا باقر مجلسی اور "الصافی شرح الکافی" از ملا خلیل قزوینی، وغیرہ شارحین نے بھی اس بات کی تائید میں لکھا ہے۔

۳— اصول اربعہ کے مصنف شیخ صدوق ابن بابویہ القمی نے اپنی مشہور تصنیف کتاب الخصال میں یہ مسئلہ بار بار ذکر کیا ہے۔ امام جعفر بن صادق نے نقل کیا ہے کہ:

خدیجہؓ سے رسولِ کریم کی یہ اولاد پیدا ہوئی: قاسم، طاہر، انہی کو عبداللہ کہتے ہیں ام کلثوم، رقیہ، زینب اور فاطمہ (رضی اللہ عنہم)۔ پھر علی ابن علی طالب نے فاطمہؓ سے نکاح کیا اور ابو العاصؓ بن ربیع نے جو بنی امیہ میں سے ایک شخص تھا، زینبؓ کے ساتھ نکاح کیا۔ اور عثمان بن عفان نے ام کلثومؓ سے نکاح کیا۔ رخصتی ابھی نہیں ہوئی تھی کہ ام کلثومؓ فوت ہو گئیں۔ پھر جب غزوۂ بدر کی طرف چلنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو رقیہؓ نکاح میں دے دی۔

— کتاب الخصال للشیخ الصدوق ص ۳۷۵۔ باب السبعہ۔

شیخ موصوف نے ایک مقام پر خود آنحضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ بتحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس عورت میں برکت دی ہے جس کے بطن سے بہت اولاد پیدا ہو۔ اور جو اپنے زوج اور اولاد کے ساتھ محبت رکھنے والی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ خدیجہؓ پر رحم فرمائے کہ اس کے بطن سے میری اولاد ہوئی۔ طاہرؓ جس کو عبداللہ کہتے ہیں اور وہی مطہر ہے، اور خدیجہؓ سے میرے ہاں قاسمؓ، فاطمہؓ، رقیہؓ ام کلثوم اور زینبؓ پیدا ہوئیں۔

ان دو تین اقتباسات کو پیش کرنے کے بعد ہم شیعہ بزرگوں کی ان کتب کے صرف حوالے درج کرتے ہیں، جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیوں کا وجود ثابت ہوتا ہے:

۱۔ شیخ صدوق کی کتاب امالی کی مجلس ۶۷۔ ص ۲۶۲۔

۲۔ عبداللہ المامقانی۔ جلد ۳ ص ۷۹۔ من فضل النساء۔ تحت زینب بنت رسول اللہؐ

۳۔ منتہی المقال۔ از ابو علی۔ ص ۳۴۴۔

۴۔ عبداللہ بن جعفر الحمیری القمی کی کتاب "قرب الاسناد" میں امام محمد باقر سے امام جعفر صادق کی روایت۔ ص ۶۔ تحت ذکر اولاد نبوی۔ مطبوعہ ایران۔

۵۔ مشہور شیعہ مؤرخ یعقوبی نے اپنی کتاب تاریخ یعقوبی میں حضورؐ کی اولاد جو حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہوئی۔ وہ جلد ۲، زیر عنوان تزویج خدیجہ بنت خویلد ص ۲۰ پر اس کی تفصیل لکھی ہے۔

۶۔ دوسرے شیعہ مؤرخ مسعودی نے "مروج الذہب" جلد ۲، تحت امور واحوال من مولدہ الی وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۲۹۸ پر اولادِ حضورؐ از بطنِ خدیجہؓ کا ذکر کیا ہے۔

۷۔ مشہور شیعی کتاب نہج البلاغہ جسے حضرت علیؓ مرتضیٰ کا کلام سمجھا جاتا ہے۔ اس میں حضرت علی مرتضیٰؓ، حضرت عثمانؓ بن عفان کو خطاب کر کے ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ آپ نے نبیؐ پاک کے ساتھ دامادی کا شرف پایا ہے جیسے ابوبکرؓ وعمرؓ نہیں

پڑ سکے۔ ملاحظہ ہو: جلد ۱، ص ۳۰۴۔

نیز ترجمہ و شرح نہج البلاغہ از فیض الاسلام سید علی نقوی۔ جلد ۳، ص ۵۰۶ تا ۵۱۹۔

۸۔ علیٰ ہذا القیاس شیخ مفید کی کتاب الارشاد، علی بن عیسیٰ اربلی کی کتاب کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ، شیعہ محدث سید نعمت اللہ جزائری کی کتاب الانوار النعمانیہ، محمد ہاشم بن محمد علی خراسانی کی "منتخب التواریخ" وغیرہ میں حضورؐ کی چاروں صاحبزادیوں کے لیے شہادت موجود ہے۔

"بنات الاربعہ" میں اُن چھوٹے چھوٹے اُمور پر بھی بحث کی گئی ہے۔ جو مناظرہ پسند لوگ لفظوں کے ہیر پھیر اور روایتوں کی صحت و عدمِ صحت کے متعلق نکتہ آفرینی کے طور پر اٹھاتے ہیں۔ فی الحقیقت اس طرح کے شوشے کم علم لوگوں کے ذہنوں کو پراگندہ کرنے کے لیے چھوڑے جاتے ہیں۔ جن کو یہ مشغلہ پسند ہو وہ ضرور اس میں مصروف رہیں، مگر قومی ذرائع ابلاغ خصوصاً سرکاری ٹیلی وژن کو ایسے مشغلوں کے لیے استعمال نہ کریں۔

تحریکِ اسلامی کا جملہ لٹریچر

اِدارۂ ترجمان القرآن لمیٹڈ کراچی برانچ

سے رعایتی نرخوں پر حاصل کیا جا سکتا ہے

برانچ:۔ ادارہ ترجمان القرآن لمیٹڈ

C-1/27-2 پی ای سی ایچ ایس کراچی۔ فون نمبر 437035